اپنی قربانی کی کھال سے جوتے، پرس وغیرہ بنا کر بیچنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کوئی شخص اپنی قربانی کی کھال سے جوتے یا پرس یا کچھ اور بنا کر اپنے لیے پیسوں کے بدلے بیچ سکتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں قربانی کی کھال سے جوتے یا پرس وغیرہ بنا کر اپنے لیے پیسوں کے بدلے بیچنا جائز نہیں ہے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ قربانی کی کھال کو باقی رکھ کر اپنے استعمال میں لانا یا ایسی کسی چیز سے بدلنا کہ جسے باقی رکھ کر نفع حاصل کیا جاتا ہو (مثلاً قربانی کی کھال کو کتاب، کپڑے، چٹائی وغیرہ سے بدلنا) شرعاً جائز ہے کہ گویا یہ عین ہی سے نفع اٹھانا ہوا، البتہ اپنے ذاتی یا اہل و عیال کے فائدے کے لیے کسی ایسی چیز سے بدلنا جائز نہیں کہ جسے ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہو (مثلاً روپیہ پیسہ، کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ سے بدلنا) خواہ وہ عین کھال کو بدلنا ہو یا کھال سے بنی کسی چیز کو بدلنا کہ دونوں صورتوں میں یہ مال حاصل کرنے کی غرض سے تصرف کرنا ہے، جو کہ قربانی کے جانور کے کسی جز سے جائز نہیں، اور مسئولہ صورت میں بھی چونکہ قربانی کی کھال سے بنے جوتے وغیرہ کو ایسی چیز سے بدلنا پایا جارہا ہے کہ جسے ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہے (یعنی پیسوں سے) لہذا اس طور پر اپنے لیے بیچنا جائز نہیں ہے اور اگر کسی نے ایسا کیا، تو اُس پر لازم ہے کہ وہ اس رقم کو صدقہ کرے۔

قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا یا ایسی چیز سے بدلنا جسے باقی رکھ کر نفع حاصل کیا جاتا ہو، شرعاً جائز ہے، جیسا کہ مبسوط سرخسی اور ہدایہ میں ہے (والنظم للآخر) "(ويتصدق بجلدها) لأنه جزء منها (أو يعمل منه آلة تستعمل في البيت) كالنطع والجراب والغربال ونحوها، لأن الانتفاع به غير محرم ولا بأس بأن يشتري به ما ينتفع بعينه في البيت مع بقائه استحسانا، وذلك مثل ما ذكرنا لأن للبدل حكم المبدل" ترجمہ: قربانی کی کھال کو صدقہ کردے کہ یہ اُسی جانور کا جز ہے یا پھر اُس کی کھال سے گھر میں استعمال ہونے والے آلات بنالے مثلاً بچھونا، تھیلا، چھلنی جیسی چیزیں، کیونکہ کھال سے انتفاع حرام نہیں ہے، اور اس سے گھر میں استعمال کے لئے ایسی چیز خریدنا کہ جو بعینہ باقی رہے، استحساناً اس میں کوئی حرج نہیں، اس کی مثال ہماری ذکر کردہ چیزیں ہیں، کیونکہ بدل کا حکم مبدل منہ (جس کا وہ بدل ہے) والا ہے۔ (الھدایۃ، جلد4، صفحہ 450، مطبوعہ: لاہور)

صدرالشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "قربانی کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لاسکتا ہے، یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے مثلاً اس کی جانماز بنائے، چھلنی، تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں

کی جلدوں میں لگائے یہ سب کر سکتا ہے۔ چمڑے کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لائے اُجرت پر نہ دے اور اگر اُجرت پر دے دیا تو اس اُجرت کو صدقہ کرے۔ قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بدل سکتا ہے جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب، ایسی چیز سے بدل نہیں سکتا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہو جیسے روٹی، گوشت، سرکہ، روپیہ، پیسہ اور اگر اس نے ان چیزوں کو چمڑے کے عوض میں حاصل کیا تو ان چیزوں کو صدقہ کر دے۔" (بہارِ شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ345-346، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قربانی کی کھال کو ایسی چیز سے بدلنا جسے ہلاک کر کے ذاتی نفع اٹھایا جائے، یہ جائز نہیں۔ جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری، ردالمحتار، بدائع الصنائع وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے (والنظم للآخر) "ولا يحل بيع جلدها وشحمها ولحمها وأطرافها ورأسها وصوفها وشعرها وبرها ولبنها الذي يحلبه منها بعد ذبحها بشيء لا يمكن الانتفاع به الا باستهلاك عينه من الدراهم والدنانير والمأكولات والمشروبات" ترجمہ: قربانی کے جانور کی کھال، چربی، گوشت، اعضا، سر، اون، بال، وہ دودھ کہ جسے جانور ذبح کرنے کے بعد نکالے، ان سب کو ایسی کسی بھی چیز سے بیع کرنا، جائز نہیں، جسے ہلاک کر کے نفع اٹھایا جاتا ہو، جیسا کہ دراہم و دینار، کھانے پینے کی اشیا۔ (بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ225، مطبوعہ: کوئٹہ)

قربانی کی کھال سے بنی اشیا کی اجرت لینا بھی جائز نہیں، جیسا کہ درمختار میں ہے "وفي الدر المنتقى عن الظهيرية: وعمل الجلد جراباً وأجره لم يجز وعليه التصدق بالأجرة" ترجمہ: درِ منتقی میں ظہیریہ کے حوالے سے ہے کہ اگر کسی نے قربانی کے چمڑے پر عمل کر کے اُسے موزہ بنایا پھر اُس موزے کو آگے اجرت پر دے دیا، تو ایسا کرنا اُس کے لیے جائز نہیں، اس پر لازم ہے کہ وہ اس اجرت کو صدقہ کر دے۔ (ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، جلد9، صفحہ544، مطبوعہ: کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "(قربانی کی کھال کو) باقی رکھ کر یا باقی رہنے والی چیز سے بدل کر اسے کرائے پر نہیں دے سکتا مثلاً کھال کی مشک بنائی یا اس سے کوئی برتن خریدا، اور اس مشک یا برتن کو کرایہ پر دیا یہ ناجائز ہے۔ اس کرائے کو تصدق کرنا ہوگا۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد20، صفحہ492، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4483

تاریخ اجراء: 07جمادی الاخریٰ1447ھ/29نومبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net